سوال

میری والدہ فوت ہوچکی ہے مگر ان کو ان کے والد صاحب نے جائیداد میں حصہ نہیں دیا۔ اب ہم چونکہ والدہ کے وارث ہیں، کیا ہم اپنے نانا یا ماموں سے اپنی والدہ کا حصہ لے سکتے ہیں، یا ہماری والدہ کا حصہ ختم ہوا؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کے مال کی تقسیم کے حوالے سے ارشاد باری تعالی ہے :

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا (النساء : 7).

مردوں کے لیے اس میں سے ایک حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتے دار چھوڑ جائیں اور عورتوں کے لیے بھی اس میں سے ایک حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتے دار چھوڑ جائیں، اس میں سے جو اس (مال) سے تھوڑا ہو یا بہت، اس حال میں کہ مقرر کیا ہوا حصہ ہے۔

مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں ایک اصولی حکم دیا گیا ہے کہ ماں باپ اور رشتے داروں کی چھوڑی ہوئی جائیداد میں، چاہے وہ کسی بھی نوعیت کی ہو، جس طرح مردوں کا حق ہے اسی طرح عورتوں اور بچوں کا بھی حق ہے، حتی کہ جو بچہ پیٹ میں ہے وہ بھی وراثت میں حصے دار ہو گا بشرطیکہ زندہ پیدا ہو۔

شریعت کی روشنی میں وراثت کے احکامات میت کے ترکہ میں جاری ہوتے ہیں، اور ترکہ سے مراد ہر وہ مال ہے جو کوئی شخص چھوڑ کر فوت ہو جائے اور وہ اس کی جائز ملکیت ہو، خواہ وہ جائیداد منقولہ (وہ چیز جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکتی ہے جیسے : کرنسی، کار، وغیرہ) ہو یا غیر منقولہ (وہ چیز جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں ہو سکتی جیسے : گھر، پلاٹ وغیرہ)، خواہ موت کے وقت وہ اس کے قبضہ میں ہو یا ابھی تک اس پر قبضہ نہ ہو سکا ہو۔

آپ کے سوال سے ظاہر ہو رہا ہے کہ آپ کے نانا جان زندہ ہیں۔ اگر وہ زندہ ہیں، تو پھر آپ کی والدہ کا کوئی حق ان کے ذمے نہیں ہے کیونکہ وراثت کی تقسیم مرنے کے بعد ہوتی ہے۔ اللہ تعالی آپ کے نانا جان کو صحت و تندرستی والی زندگی عطا فرمائے، جب وہ فوت ہوں گے، تب ان کی وراثت ان وارثوں میں تقسیم ہوگی، جو زندہ ہوں گے۔

اگر نانا جان فوت ہو چکے ہیں اور آپ کی والدہ نے اپنی زندگی میں بخوشی بغیر کسی دباؤ کے اپنا حصہ اپنے بھائیوں کو دے دیا تھا تو ٹھیک ہے ورنہ آپ والدہ کا حصہ اپنے ماموں سے لینے کا حق رکھتے ہیں۔ والدہ کا حصہ ماموں سے لے کر والدہ کے وارثوں میں ان کے حصے کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔ ماموں پر بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی بہن کا حصہ اس کے وارثوں کے حوالے کرے۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد